حکمتِ سیّد مودودیؒ

جماعتِ اسلامی کا مقصد اور طریقِ کار

"اب میں جو بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جماعتِ اسلامی جس غرض کے لیے قائم ہوئی ہے وہ ایک اور صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے دین کو عملاً پوری طرح سے پوری زندگی میں نافذ کیا جائے۔ اس کے سوا اس جماعت کا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ جو شخص بھی اس جماعت سے وابستہ ہے، خواہ رکن کی حیثیت سے وابستہ ہو، یا متفق کی حیثیت سے یا کارکن کی حیثیت سے، اسے اس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اس کا اصل مقصد دینِ حق کو پوری طرح سے خدا کی زمین پر قائم کرنا ہے۔ سیاسی کام بھی اگر ہم کرتے ہیں تو سیاسی اغراض کے لیے نہیں کرتے، اقتدار حاصل کرنے کے لیے نہیں کرتے، بلکہ اس غرض کے لیے کرتے ہیں کہ ان رکاوٹوں کو دور کیا جائے جو دینِ حق کے قیام میں مانع ہو رہی ہیں اور جمہوری ذرائع سے ملک کے اندر اسلامی انقلاب ہموار نے کا راستہ ہموار کیا جائے۔"

"اصل بات یہ ہے کہ اسلامی انقلاب اس وقت تک مضبوط جڑوں سے قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ لوگوں کے خیالات تبدیل نہ کر دیئے جائیں، جب تک کہ لوگوں کے افکار، لوگوں کے اخلاق، اور لوگوں کی عادات کو تبدیل نہ کر دیا جائے۔ اگر کسی قسم کے تشدد کے ساتھ یا کسی قسم کی سازشوں کے ساتھ، یا کسی قسم کی دھوکے بازیوں کے ساتھ اور جھوٹ اور اسی طرح کی مہم کے ساتھ انتخابات جیت بھی لیے جائیں یا کسی طریقے سے انقلاب برپا کر دیا جائے تو چاہے یہ انقلاب کتنی دیر تک رہے بہر اس طرح

اُکھڑتا ہے جیسے اس کی کوئی جڑ ہی نہ ہو۔"

"جن لوگوں نے ناجائز ذرائع سے انتخابات جیت کر بظاہر جمہوری طریقے سے اقتدار پر قبضہ کیا ہے، اور درحقیقت غیر جمہوری طریقے سے اقتدار پر قبضہ کیا ہے، ان کی بھی کوئی جڑ نہیں ہے، ان میں سے کوئی دو آدمی ایسے نہیں ہیں جو ایک دوسرے کے مخلص ہوں۔ ان کو اغراض نے ایک دوسرے کے ساتھ جمع کیا ہے، اغراض ہی ان کو ایک دوسرے سے پھاڑتی ہیں۔ اغراض ہی نے ان کو ایک دوسرے سے جوڑ رکھا ہے۔ کوئی نظام بھی جس کے یہ قائل ہوں، نافذ نہیں کر سکتے۔ خواہ وہ یہ کہیں کہ اسلام ہمارا مذہب ہے، خواہ یہ کہیں کہ سوشلزم ہمارا نظام ہے، خواہ وہ یہ کہیں کہ سائنٹیفک سوشلزم ہمارا نظام ہے، خواہ وہ یہ کہیں کہ اسلامی سوشلزم ہمارا نظام ہے۔ ان میں سے کسی نظام کو بھی درحقیقت وہ نافذ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کی حالت روز بروز بگڑتی جارہی ہے اور کوئی بات ان سے بن نہیں رہی ہے۔ انھوں نے ملک پر قبضہ تو کر لیا ہے لیکن قبضہ کو برقرار رکھنے کے لیے ذہن تو تیار نہیں کیا ہے۔ اس کے لیے انھوں نے لوگوں کے افکار، لوگوں کی عادات، لوگوں کے خصائل، لوگوں کی سیرت، لوگوں کے اخلاق اور ان کی اقدار کو تبدیل نہیں کیا ہے۔"

"جماعتِ اسلامی اس قسم کا تجربہ نہیں کرنا چاہتی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ چاہے سو برس لگ جائیں لیکن قوم کے ذہن کو تبدیل کیا جائے، اس کی سیرت کو تبدیل کیا جائے، اس کے اخلاق کو تبدیل کیا جائے، اس کے سوچنے کے انداز کو تبدیل کیا جائے اور اس کو اس حد تک تیار کیا جائے کہ وہ اسلامی نظام کا بوجھ سہار سکے اور اسلامی نظام کو چلانے کے قابل ہو سکے۔"

"اب دوسرا کام جو آپ کے سامنے ہے اور بہت بڑا کام ہے، وہ یہ ہے کہ عام لوگوں کے خیالات کو تبدیل کیا جائے، عام لوگوں کے اندر اسلامی فکر اور اسلامی نظام کے بنیادی تصورات کو بٹھایا جائے اور لوگوں کے اندر اخلاقی انقلاب برپا کیا جائے۔" (دسمبر ۱۹۶۳ء کے اجتماع عام بمقام منصورہ میں مولانا مودودیؒ کی تقریر)

(ادارہ)